سوال

(614)رہن کی تعریف

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رہن کی تعریف

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقروض قرض کے تحفظ کےلیے کوئی چیز قرض خواہ (قرض دینے والے) کے پاس رکھتا ہے،تاکہ وہ عدم ادائیگی کی صورت میں یہ چیز یا اس کی قیمت سے قرض منہا کرلے (کاٹ کر وصول کرلے) مثلاًایک شخص نے کسی سے قرض طلب کیا، قرض دینے والا مطالبہ کرتا ہے کہ قرض کے تحفظ (دوسرے لفظوں میں میری تسلی) کےلیے تو میرے پاس (اپنی کوئی چیز) یا جانور یا زمین وغیرہ گروی رکھ، جب ''ادائیگی قرض'' کا وقت آئے گا اور مقروض قرض ادا کرسکے گا تو قرض خواہ (یا تو قرض وصول کر کے گروی چیز مقروض کو واپس کردے گا یا اسی) گروی چیز میں سے اپنا قرض وصول کرلے گا۔ قرض خواہ کو ''مرتہن''کہتے ہیں اور مقروض کو ''راہن'' اور گروی رکھی ہوئی چیز کو ''رہن'' یا ''مرہون'' کہا جاتا ہے۔

رہن کا حکم:

قرض میں کوئی چیز گروی رکھنا جائز ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ} [البقرۃ: ۲/۲۸۳]

''اگر تم سفر میں ہو اور (قرضے کی دستاویز) لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی چیز قبضہ میں کرلی جائے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ))1

''رہن اس کے مالک ''راہن'' سے نہ روکی جائے۔ اس کی بڑھوتری اس کی ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔'' (وضاحت آرہی ہے)

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

((رَهَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم دِرْعًا عِنْدَ يَهُودِيٍّ فِي الْمَدِينَةِ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لأَهْلِهِ))2

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زرہ ''رہن'' رکھی اور اس سے اپنے گھر کے لیے جو (بطورِ قرض) حاصل کیے۔''

رہن کے احکام :

1 ''مرتہن'' کا ''گروی رکھی گئی چیز'' پر قبضہ کرتے ہی گروی رکھی گئی چیز ''راہن'' کو لازم ہوجاتی ہے (یعنی راہن پر لازم ہے کہ اسے مرتہن کے پاس رہنے دے) بنا بریں ''راہن'' اگر واپس لینا چاہے تو نہیں لے سکتا، مگر ''مرتہن'' اسے واپس کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اس لیے کہ رہن سے اس کا حق وابستہ ہے۔

2 جو چیزیں فروخت کرنا درست نہیں ان کا ''رہن'' رکھنا بھی صحیح نہیں ہے۔ البتہ کھیتی اور پھل جو ابھی پکے نہیں ہیں، کی ''بیع'' درست نہیں، مگر گروی رکھے جاسکتے ہیں، اس لیے کہ اس میں ''مرتہن'' کو دھوکا نہیں لگے گا۔ جبکہ کھیتی یا پھل تباہ بھی ہوجائے تو قرض ''راہن'' کے ذمہ ثابت ہے۔

3 ''رہن'' کی میعاد ختم ہونے پر ''مرتہن'' قرض کا مطالبہ کرے۔ اگر ''راہن'' ادائیگی کردے تو ''رہن'' واپس کردے، ورنہ اس میں سے اپنا حق وصول کرلے۔ اگر کاروبار کی وجہ سے ''گروی'' میں آمدنی اور اضافہ حاصل ہوا ہے، تو اسے فروخت کرکے اپنا حق رکھ لے اور زائد واپس کردے۔ لیکن اگر ''رہن'' کی فروخت سے پورے حق کی ادائیگی نہیں ہوتی تو بقیہ ''راہن'' کے ذمہ قرض ہے۔

4 ''رہن'' ''مرتہن'' کے ہاتھ میں امانت ہے، اگر اس کی کوتاہی یا زیادتی سے تلف ہوجائے تو وہ ''ضامن'' ہوگا، ورنہ ''ضامن'' نہیں ہے اور قرض ''راہن'' کے ذمہ باقی رہے گا۔

5 ''رہن'' کو ''مرتہن'' کے علاوہ کسی امین شخص کے پاس بھی رکھا جاسکتا ہے، اس لیے کہ ''رہن'' کا اصل مقصد

1مسند شافعی، سنن دار قطنی و سنن ابن ماجہ بوھو حسن لکثرۃ طرقہ۔

2بخاری کتاب البیوع باب شراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنسیئۃ

قرض کا تحفظ ہے اور امین شخص کے پاس اس کو رکھنے سے یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔

6 اگر ''راہن'' یہ شرط لگائے کہ قرض کی ادائیگی کی میعاد آنے پر رہن کو فروخت نہیں کیا جاسکے گا تو ''رہن'' باطل ہے۔ اسی طرح اگر ''مرتہن'' یہ شرط لگائے کہ میعاد آنے پر قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں ''رہن'' کا مالک ''مرتہن'' ہوگا تو اس سے بھی ''رہن'' باطل ہوجائے گا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ))1

''گروی رکھی گئی چیز کو روکا نہ جائے، یہ ''رہن'' رکھنے والے کی ملکیت ہے اور اسی کے لیے اس کا نفع ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔''

7 قرض کی مقدار میں ''راہن'' اور ''مرتہن'' کے مابین اختلاف ہو جائے تو حلف کے ساتھ ''راہن'' کی بات معتبر ہوگی، الا یہ کہ ''مرتہن'' اس کے خلاف ثبوت پیش کر دے اور اگر ''رہن'' میں اختلاف ہو جائے مثلاً ''راہن'' کہتا ہے کہ میں نے تیرے پاس جانور اور اس کا بچہ گروی رکھا تھا اور ''مرتہن'' کہتا ہے صرف جانور تھا تو حلف کے ساتھ ''مرتہن'' کی بات معتبر ہوگی۔ الا یہ کہ ''راہن'' اس کے خلاف ثبوت پیش کر دے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اَلبَيِّنَةُ عَلَى المُدَّعِي وَاليَمِينُ عَلَى مَن أَنكَرَ))2

''ثبوت مدعی پیش کرے اور قسم اس پر ہے جو انکار کرے۔''

* اگر ''مرتہن'' دعویٰ کرے کہ میں نے ''مرہون'' چیز واپس کر دی ہے اور ''راہن'' انکار کرے تو راہن کی حلفیہ بات تسلیم کی جائے گی، الا یہ کہ ''مرتہن'' اپنے دعویٰ میں ثبوت پیش کر دے۔

(''مرتہن'' گروی رکھی ہوئی سواری پر سوار ہو سکتا ہے اور اس کا دودھ پی سکتا ہے۔ مگر خرچ کے حساب سے (جو وہ جانور کی ضروریات پر کرتا ہے) اس بارے میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھے اور خرچ سے زائد فائدہ حاصل نہ کرے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((اَلظَّهرُ يُركَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَركَبُ وَيَشرَبُ النَّفَقَةُ))3

1 رواہ ابن ماجۃ بسند حسن والدارقطنی وغیرھما۔ 2 رواہ البیھقی بسند صحیح وأصلہ فی الصحیحین۔ بخاری کتاب الرھن باب اذا اختلف الراھن والمرتھن ونحوہ۔

3 صحیح بخاري/کتاب الرھن باب الرھن مرکوب ومحلوب ترمذی کتاب البیوع باب الانتفاع بالرھن

''مرہون جانور پر خرچ کے عوض سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے اور جو سوار ہوگا اور دودھ پیے گا، وہ (اسی حساب سے جانور کی ضروریات کے لیے) خرچ ادا کرے گا۔''

) گروی چیز کی آمدنی، اُجرت، محصول، نسل وغیرہ سب ''راہن'' کی ملکیت ہے اور وہی ان تمام چیزوں کا انتظام کرے گا، جن سے گروی چیز کی بقاء ہے، مثلاً پانی پلانا وغیرہ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکا فرمان ہے:

((اَلرَّهنُ لِمَن رَهَنَهُ، لَهُ غُنمُهُ وَعَلَيهِ غُرمُهُ))1

''مرہون چیز ''راہن'' کی ملکیت ہے، وہی اس کے نفع کا مالک ہے اور اسی پر اس کا تاوان ہے۔''

صلی اللہ علیہ وسلم اگر ''مرتہن'' نے ''راہن'' کی اجازت کے بغیر حیوان وغیرہ پر خرچ کر دیا ہے تو وہ ''راہن'' سے مطالبہ نہیں کر سکتا، ہاں اگر اس کے لیے دور کی مسافت کی وجہ سے فوری طور پر اجازت لینا ممکن نہیں ہے تو پھر وہ اس کا مطالبہ کر سکتا ہے، بشرطیکہ اس نے ''راہن'' سے وصول کرنے کی نیت سے خرچ کیا ہو، ورنہ نہیں۔ اس لیے کہ جس نے نیکی سمجھ کر خرچ کیا ہے وہ وصول نہیں کر سکتا۔

رضی اللہ عنہ شکستہ اور ویران مکان کو اگر ''مرتہن'' نے راہن کی اجازت کے بغیر مرمت اور آباد کر دیا ہے تو وہ ''راہن'' سے کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں لکڑی، پتھر وغیرہ جن کا اُتارنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، کا حساب ''راہن'' سے لے سکتا ہے۔

رضی اللہ عنہما ''راہن'' کے فوت یا مفلس ہونے کی صورت میں ''مرتہن'' کا استحقاق دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ ''میعادادائیگی'' آنے پر وہی رہن فروخت کر کے اپنا قرض وصول کرے گا اور جو زائد ہے اسے واپس کرے گا اور اس کی فروخت سے قرض پورا نہیں ہوا تو وہ باقی قرض میں دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔]

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص509

محدث فتویٰ